24

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۲۲۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم پیر

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۴/۲۹	۲۶ صفر ۱۳۹۵ھ ۔ ۱۰ امان ۱۳۵۴ھش ۔ ۱۰ مارچ ۱۹۷۵ء	نمبر ۵۵

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۰ امان ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ:۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے طبیعت اچھی ہے ۔ الحمد للہ

احبابِ جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت و عافیت کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ ۱۰ امان ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

رات سے سردرد کی تکلیف ہے

احبابِ جماعت حضرت سیدہ مدظلہا کی صحتِ کاملہ و عاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے خاص توجہ اور درد و الحاح سے دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ ۱۰ امان ۔ محترم نواب محمد احمد خان صاحب کی طبیعت تاحال ناساز ہے ۔ احبابِ جماعت درد و الحاح کے ساتھ بالالتزام دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے محترم نواب صاحب موصوف کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور کامل صحت والی لمبی عمر عطا کرے۔ آمین اللّٰھم آمین۔

محترم مولوی غلام احمد صاحب بدوملہوی کا کراچی میں آنکھ کا آپریشن ہوا ہے ۔ اسی طرح مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری کا مثانہ کا آپریشن ربوہ میں ہوا ہے ۔ احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہردو مبلغینِ کرام کو اپنے فضل سے ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھتے ہوئے شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے آمین۔

ارشاد حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ

"امانت تحریکِ جدید الہامی تحریک ہے اس میں روپیہ رکھوانا فائدہ بخش بھی ہے اور خدمتِ دین بھی"

(افسر امانت تحریک جدید ربوہ)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

حقیقی انفاق یہ ہے کہ انسان اپنی زندگی ہی خدا تعالیٰ کے لئے وقف کر دے

اس کا وجود، اس کی ہر حرکت و سکون خدائی اذن کے ماتحت بنی نوع کی بھلائی کیلئے وقف ہو

"انفاق دو قسم کا ہوتا ہے ایک فطرتی دوسرا زیر اثر نبوّت۔ فطرتی تو وہی ہے جیسا کہ مَیں نے ابھی بیان کیا ہے کہ تم میں سے کون ہے اگر کوئی قیدی یا بھوکا آدمی جو کئی روز سے بھوکا ہو یا ننگا ہو آ کر سوال کرے اور تم اُسے کچھ نہ کچھ دے نہ دو کیونکہ یہ امر فطرت میں داخل ہے۔

اور یہ بھی مَیں نے بتا دیا ہے کہ مِمَّا رَزَقْنٰھُمْ روپیہ پیسہ سے مخصوص نہیں۔ خواہ جسمانی ہو یا علمی سب اس میں داخل ہے۔ جو علم سے دیتا ہے وہ بھی اسی کے ماتحت ہے۔ مال سے دیتا ہے وہ بھی داخل ہے۔ طبیب ہے وہ بھی داخل ہے۔ مگر موجب منشاء ھُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ ابھی تک اس مقام تک نہیں پہنچا جہاں قرآن شریف اسے لے جانا چاہتا ہے اور وہ مقام ہے کہ انسان اپنی زندگی ہی خدا تعالیٰ کے لئے وقف کر دے اور یہ للّٰہی وقف کہلاتا ہے اس حالت اور مقام پر جب ایک شخص پہنچتا ہے تو اس میں مِمَّا رہتا ہی نہیں کیونکہ جب تک وہ مِمَّا کی حد کے اندر ہے اس وقت تک وہ ناقص ہے اور اس علتِ غائی تک نہیں پہنچتا جو قرآن مجید کی ہے۔ لیکن کامل اسی وقت ہوتا ہے جب یہ حد نہ رہے اور اس کا وجود، اس کا ہر فعل، ہر حرکت و سکون محض اللہ تعالیٰ کے حکم اور اذن کے ماتحت بنی نوع کی بھلائی کے لئے وقف ہو۔ دوسرے لفظوں میں یہ کہو کہ مِمَّا رَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْنَ کا کمال یہی ہے جو ھُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ کے منشاء کے موافق ہے"

(ملفوظات جلد ششم صد ۳۱۸، ۳۱۹)

جماعتیں اپنے اپنے بجٹ سے جتنا آگے نکل سکیں نکلیں

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲۰ اپریل ۱۹۷۳ء کو خطبہ جمعہ میں فرمایا:۔

"اس مالی سال کے ختم ہونے میں بہت تھوڑا وقت رہ گیا ہے لیکن مجھے امید ہے کہ انشاء اللہ صدر انجمن احمدیہ کا بجٹ پورا ہو جائے گا۔ تاہم جماعتوں کو چاہیئے کہ وہ کوشش کریں کہ اپنے اپنے بجٹ سے جتنا آگے نکل سکیں نکلیں انفرادی حیثیت میں بھی اور اجتماعی طور پر بھی۔ چھوٹی بڑی دیہاتی اور شہری جماعتوں کے لحاظ سے بھی"

(ناظر بیت المال آمد ۔ ربوہ)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۰/امان ۱۳۵۴ھش

انفاق فی سبیل اللہ اور صحابہ کرامؓ

ہم گزشتہ شمارہ میں قرآن مجید کی رُو سے اِس امر پر روشنی ڈال چکے ہیں کہ رزق دو قسم کا ہوتا ہے ایک وہ جو انسان کو لہو و لعب اور مکروہات میں مبتلا کر کے اسے خدا سے جدا کر دیتا ہے۔ ایسا شخص اپنے مال کو خدا کی راہ میں خرچ نہیں کرتا اور اس طرح ہلاکت کے قریب ہوتا جاتا ہے۔ ایسا رزق، رزقِ ابتلاء کہلاتا ہے۔ برخلاف اس کے ایک رزق وہ ہوتا ہے جو انسان کو خدا تعالیٰ کے قریب کرنے کا موجب بنتا ہے۔ یہ قُرب اُس رزق یا مال کو خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے سے حاصل ہوتا ہے ایسا رزق رزقِ اصطفاء کہلاتا ہے۔ جس انسان کو رزقِ اصطفاء عطا کیا جاتا ہے اسے وہ اپنی ملکیت نہیں سمجھتا۔ وہ اسے تمامتر خدا ہی کا سمجھتا ہے اس لئے اُس رزق کو خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے میں اسے قطعاً کوئی ہچکچاہٹ محسوس نہیں ہوتی بلکہ وہ اسے خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کر کے خوش ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اُس کے اِس فعل سے خوش ہو کر اُس کے مال میں برکت پر برکت ڈالتا چلا جاتا ہے اور وہ کسی لحاظ سے بھی نقصان میں نہیں رہتا۔ دنیوی فلاح بھی اُس کے حصہ میں آتی ہے اور اخروی فلاح کا بھی وہ مستحق قرار پاتا ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام رزقِ ابتلاء اور رزقِ اصطفاء کے اِس باہمی فرق کو واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"رزق دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک ابتلاء کے طور پر اور دوسرے اصطفاء کے طور پر۔ رزقِ ابتلاء کے طور پر تو وہ رزق ہے جس کو اللہ سے کوئی واسطہ نہیں رہتا بلکہ یہ رزق انسان کو خدا سے دُور ڈالتا جاتا ہے یہاں تک کہ اِس کو ہلاک کر دیتا ہے اسی طرف اللہ تعالیٰ نے اشارہ کر کے فرمایا ہے لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ تمہارے مال تم کو ہلاک نہ کر دیں۔ اور رزقِ اصطفاء کے طور پر وہ ہوتا ہے جو خدا کے لئے ہو۔ ایسے لوگوں کا متولی خدا ہو جاتا ہے۔ اور جو کچھ ان کے پاس ہوتا ہے وہ اس کو خدا ہی کا سمجھتے ہیں اور اپنے عمل سے ثابت کر دکھلاتے ہیں کہ واقعی ان کے نزدیک ان کا مال اُن کا نہیں بلکہ خدا کا ہے۔" (ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۲۱۰)

مال کو خدا تعالیٰ کا سمجھنے کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ایسے لوگ جو اپنے مال کو خدا تعالیٰ کی راہ میں بے دریغ خرچ کرتے ہیں ان کو یہ خوف کبھی لاحق نہیں ہوتا کہ وہ اپنے مال کو خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے سے غریب ہو جائیں گے، خوف لاحق نہیں ہوتا اس لئے کہ وہ جانتے ہیں کہ جس خدا کا یہ مال ہے اور جس نے انہیں یہ عطا کیا ہے وہ انہیں اَور مال عطا کرے گا کیونکہ وہ خود فرماتا ہے کہ:-

مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗۤ اَضْعَافًا كَثِيْرَةً ؕ وَاللّٰهُ يَقْبِضُ وَيَبْصُۜطُ ۪ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝ (البقرہ آیت ۲۴۶)

کیا کوئی ہے جو اللہ کو (اپنے مال کا) ایک اچھا ٹکڑا کاٹ کر دے تاکہ وہ اسے اس کے لئے بہت بہت بڑھائے اور اللہ (کی یہ بھی سُنّت ہے کہ وہ بندہ کا مال) لیتا ہے اور بڑھاتا ہے اور (آخر) تمہیں اُسی کی طرف لوٹایا جائے گا۔

اب ظاہر ہے کہ جو لوگ ایمان کا زبانی دعویٰ کرنے کے باوجود اپنا مال خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے انکا مال ہرگز بھی رزقِ اصطفاء کہلانے کا مستحق نہیں ہوتا اُس کی حیثیت یقیناً رزقِ ابتلاء کی ہوتی ہے۔ انہیں اِس بات پر سِرے سے ایمان ہی نہیں ہوتا کہ جو لوگ اپنے مال کو خدا کی راہ میں خرچ کرتے ہیں وہ اسے بہت بہت بڑھاتا ہے۔ وہ اپنے اِس عدمِ ایمان اور فی سبیل اللہ عدمِ انفاق کی وجہ سے اپنے آپ کو ہلاکت کی طرف دھکیل رہے ہوتے ہیں۔

اپنے مال کو خدا تعالیٰ کا عطیہ سمجھنے اور خدا ہی کو اُس مال کا اصل مالک یقین کرنے کا سب سے اعلیٰ نمونہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے دکھایا۔ ان کے پاس جو کچھ تھا اسے انہوں نے بے دریغ خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کیا حتیٰ کہ اپنے خود کوئی سروکار نہ رکھا۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام صحابہ کرامؓ کے اعلیٰ نمونہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"صحابہؓ کی حالت دیکھو! جب امتحان کا وقت آیا تو جو کچھ کسی کے پاس تھا اللہ تعالیٰ کی راہ میں دے دیا۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ سب سے اوّل کمبل پہن کر آ گئے پھر اُس کمبل کی جزاء بھی اللہ تعالیٰ نے کیا دی کہ سب سے اوّل خلیفہ وہی ہوئے۔ غرض یہ ہے کہ اصلی خوبی، خیر اور رُوحانی لذت سے بہرہ ور ہونے کے لئے وہی مال کام آسکتا ہے جو خدا کی راہ میں خرچ کیا جائے۔" (ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۲۱۰/۲۱۱)

نیز حضور علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرامؓ کے اخلاص و وفا اور قربانی و ایثار کے جذبہ کا ذکر کرتے ہوئے مزید فرماتے ہیں:-

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے وہ صدق و وفا کا نمونہ دکھایا جس کی نظیر دنیا کی تاریخ میں نہیں مل سکتی۔ انہوں نے آپؐ کی خاطر ہر قسم کا دُکھ اُٹھانا سہل سمجھا یہاں تک کہ عزیز وطن چھوڑ دیا، اپنے املاک و اسباب اور احباب سے الگ ہو گئے اور بالآخر آپؐ کی خاطر جان تک دینے سے تامل اور افسوس نہیں کیا۔ یہی صدق اور وفا تھی جس نے ان کو آخر کار بامراد کیا۔" (ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۲۳۶)

اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗۤ اَضْعَافًا كَثِيْرَةً کا وعدہ اُن کے حق میں نہایت شان سے پورا فرمایا اور وہ اِس طرح کہ آگے چل کر قیصر و کسریٰ کے خزائن کو اُن کے قدموں میں لا ڈالا اور انہیں وہ کچھ دیا جس کا وہ تصوّر بھی نہ کر سکتے تھے۔ انہوں نے اپنے عمل سے ثابت کر دکھایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے رزقِ اصطفاء انہیں عطا ہوا ہے اور رزقِ ابتلاء ان کے مخالفوں کے حصہ میں آیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اپنی جانی اور مالی قربانیوں کے نتیجہ میں صحابہ کرامؓ کامیابیوں اور ظفر مندیوں سے ہمکنار ہوتے چلے گئے جبکہ ان کے مخالفین کو ناکامیوں اور نامرادیوں سے دوچار ہونا پڑا۔ حقیقی مومنوں کے لئے کامیابی کا راز اسی میں ہے کہ وہ رزقِ ابتلاء سے بچیں اور رزقِ اصطفاء کا اپنے آپ کو مستحق بنائیں اور اسے خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کر کے اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں سُرخرو ٹھہریں۔ اس کے بغیر ان کے لئے کامیابی کی اَور کوئی راہ نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں کامیابیوں اور کامرانیوں سے ہمکنار کر کے اُن کے مال کو بڑھاتا چلا جائے گا اور اُن کے نفوس و اموال میں وہ برکت بخشے گا جو دُنیا کے لئے ایک نشان ہوگی اور نوعِ انسان کو اسلام کے جھنڈے تلے لا جمع کرنے کا موجب ثابت ہوگی۔

احسان ہیں یہ مجھ پہ مرے ذُوالجلال کے

پھر دل پہ کچھ غبار سے ہیں ماہ و سال کے
ساقی! اِک اَور جام! اِن آنکھوں میں ڈھال کے

جب وہ ہیں چارہ گر میرے ماضی و حال کے
پھر وسوسے ہوں کیوں مجھے اپنے مآل کے

شامل کیا مسیحؑ کے خُدّام میں مجھے،
احسان ہیں یہ مجھ پہ مرے ذُوالجلال کے

مقبول وہ ہوئے جو چلے اُن کی بزم میں،
اِس زندگی کو موت کے سانچے میں ڈھال کے

اے دوست! کوئی جوہرِ حُسنِ عمل دِکھا،
ایّام یہ نہیں ہیں فقط قیل و قال کے

منزل کوئی نئی ہو کہ اب مُدّتوں سے ہم
طے کر چکے ہیں مرحلے ہجر و وصال کے

دِل پا رہا ہے غلبۂ اسلام کی نوید!
نغمے سے ہیں فضاء میں اذانِ بلالؓ کے

(عبدالسلام اختر ایم۔اے)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ مومنوں کا ولی ہوتا ہے

مکرم کیپٹن شیخ نثار احمد صاحب لاہور چھاؤنی

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے
اللہ ولی الذین آمنوا یخرجھم من الظلمات الی النور
"اللہ اُن لوگوں کا دوست ہے جو ایمان لاتے ہیں۔ وہ انہیں اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لاتا ہے۔"

اس آیت میں آزمائشوں اور ابتلاؤں کو اندھیرے سے اور خدا کے فضلوں اور اس کے انعامات کو روشنی سے تشبیہ دی گئی ہے۔ چونکہ جب انسان علی وجہ البصیرت اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتا ہے تو روحانی طور پر وہ اندھیروں سے نکل چکا ہوتا ہے تبھی تو اللہ تعالیٰ ایسے انسان کا ولی بنتا ہے۔ پس آیت میں اندھیروں سے مراد وہ ابتلاء اور آزمائشیں ہیں۔ جو خدا تعالیٰ کی طرف سے ایمان لانے والوں پر آتی ہیں تا اللہ تعالیٰ ان کے صبر و استقامت کو دیکھ کر ان سے اور زیادہ پیار کرے اور ان کو اپنے فضلوں اور انعامات سے نوازے جیسا کہ فرمایا۔

أَحَسِبَ النَّاسُ أَنْ يُتْرَكُوا أَنْ يَقُولُوا آمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُونَ وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلَيَعْلَمَنَّ اللَّهُ الَّذِينَ صَدَقُوا وَلَيَعْلَمَنَّ الْكَاذِبِينَ
(عنکبوت)

یعنی کیا لوگ خیال کرتے ہیں کہ یہ کہنے کے بعد کہ ہم ایمان لائے وہ چھوڑ دیئے جائیں گے اور اُن کی آزمائش نہیں ہوگی اور ہم نے پہلوں کی بھی آزمائش کی اور یہ اسلئے تا ہم جان لیں کہ دعویٰ وفا میں صادق کون ہے اور کاذب کون ہے
اور فرمایا۔

وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ الَّذِينَ إِذَا أَصَابَتْهُمْ مُصِيبَةٌ قَالُوا إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ۔ أُولَٰئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِنْ رَبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ۔ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُونَ۔

اور ان صبر کرنے والوں کو خوشخبری دے کہ جب اُن کو کوئی مصیبت پہنچتی ہے وہ کہتے ہیں۔ کہ ہم اللہ ہی کے ہیں اور اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جن پر ان کے رب کی طرف سے برکتیں نازل ہوتی ہیں اور یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی ظلمتوں کو ابتلاء قرار دیا ہے اور اپنے زمانہ میں ظلمتوں کے وارد ہونے اور اس کے بعد روشنی یعنی خدا کے انعامات کی بشارتیں بھی دی ہیں فرماتے ہیں:۔

"سو تاریکیوں سے مراد آزمائش اور ابتلاء کی تاریکیاں تھیں ..... اور پھر اس کے بعد وعدہ اور روشنی ظاہر ہونے والی ہے اور جس طرح ظلمت ظہور میں آگئی اسی طرح یقیناً جاننا چاہیئے کہ کسی دن وہ وعدہ روشنی بھی ظہور میں آجائیگی جس کا وعدہ دیا گیا ہے جب وہ روشنی آئیگی تو ظلمت کے خیالات کو بالکل سینوں اور دلوں سے مٹا دیگی ..... سو اے لوگو جنہوں نے ظلمت کو دیکھ لیا حیرانی میں مت پڑو بلکہ خوش ہو اور خوشی سے اُچھلو کہ اس کے بعد اب روشنی آئیگی۔" (سبز اشتہار صفحہ ۲۳، ۲۴)

سو یہ خدا تعالیٰ کی سنت ہے کہ مومنوں کو ہمیشہ ابتلاؤں اور مصیبتوں میں سے گذرنا پڑتا ہے اور یہ زمانہ اُن کے لئے رنج و مصیبت دکھوں اور گھبراہٹ کا زمانہ نہیں ہوتا۔ بلکہ وہ ان ابتلاؤں اور ظلمتوں کو خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے بڑے ہی صبر اور ہنسی خوشی برداشت کرتے ہیں۔ نہ وہ جانی نقصان پر واویلا کرتے اور سر پیٹتے ہیں اور نہ ہی مالی نقصان پر کاسہ ہاتھ میں لے کر گھر گھر پھرتے ہیں۔ اسلئے کہ وہ بے یارو انسان اور فانی حکومتوں پر نظر نہیں رکھتے بلکہ اُن کی اپنے رب پر نظر ہوتی ہے اور وہ اس یقین سے پُر ہوتے ہیں۔ اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ آمَنُوْا۔

تاریخ مذاہب اور خاص طور پر تاریخ اسلام کی ورق گردانی کرنے سے ہم اس یقین پر پہنچتے ہیں کہ جب مسلمان خدا تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لانے کی پاداش میں شہید کئے گئے تو خدا تعالیٰ نے سینکڑوں فرزندان توحید اور جانثاران خاتم النبیین عطا کئے گھروں سے بے گھر کئے گئے مال لوٹا گیا تو وہ کاسہ ہاتھ میں لے کر اپنے جیسے کمزور بندوں کے پاس سوالی بن کر نہیں گئے اور نہ حکومتوں کے در کھٹکھٹائے۔ لیکن سچے وعدوں والے خدا نے انہیں دُنیا کے خزانے عطا کئے اور بڑے بڑے ملکوں کا وارث بنایا

چنانچہ ہمیں تاریخ کے اوراق پر لکھا نظر آتا ہے کہ بوڑھی حضرت سمیہ رضی اللہ عنہا کو خدا تعالیٰ پر ایمان لانے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے جرم میں بڑی بے دردی سے شہید کیا گیا تو خدا نے اسلام کو ایسی بے شمار سمیہ عطا کیں جنہوں نے اسلام کی زندگی کے لئے اپنے خاوندوں بھائیوں اور بیٹوں کو قربان کر دیا جنگ میں شہید ہونے پر انہیں غم نہیں تھا بلکہ وہ خوش تھیں ان کے چہرے چمک رہے ہوتے اور یہ کہتے ہوئے کہ کل مصیبت بعد تیرے جلیل ہمارے آقا (فداہ نفسی) رحمۃ للعالمین زندہ ہیں تو سب مصیبتیں ہیچ ہیں خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرتیں۔

حضرت اشتر رضی اللہ عنہ اور حضرت خبیب رضی اللہ عنہ جن کو خدائے واحد پر ایمان لانے کے جرم میں قتل کیا گیا اور مسلمانوں کو جسمانی اذیتیں دی گئیں تو اپنے بندوں سے پیار کرنے والے نے انہیں اس رنگ میں انعامات سے نوازا کہ اُن ہی قاتلوں کی اولادوں کو اُن کا جانشین بنایا اور انہوں نے یہ کہتے ہوئے کہ میں لات و عزیٰ کی خاطر محمد رسول اللہ سے لڑا ہوں آج خدا کے راستہ میں لڑتے ہوئے پیچھے نہیں رہوں گا ـــ جانبازی سے کفار سے لڑتے ہوئے شہادت قبول کی۔

حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو سخت دُکھ دیئے گئے اندھیروں کی مہیب گھٹائیں اُن پر چھائی رہیں لیکن روشنی عطا کرنے والے اور صبر کے نتیجے میں انعامات سے نوازنے والے نے انہیں ایک عظیم انعام سے نوازا جب کہ فتح مکہ کے موقعہ پر انہی سرداران قریش اور ان کی اولادوں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے جھنڈے تلے امان پائی۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ جیسے جلیل القدر خلیفہ "بلال رضی اللہ عنہ ہمارا سردار" کہہ کر ان کی قدر و منزلت کا اظہار کرتے

مسلمان عورتوں، بچوں اور بوڑھوں کو مسلسل تین سال تک شعب ابی طالب میں ظلمتوں اور اندھیروں کے سایہ میں رکھا گیا بھوک اور پیاس سے اُن کا امتحان لیا گیا لیکن یہ سب کچھ انہوں نے سچے خدا کے لئے صبر سے برداشت کیا تو خدا تعالیٰ نے اُن کو اس امتحان میں کامیابی پر انہیں دنیا کی سر سبز و شاداب زمینیں عطا کیں۔ اہل مکہ اور سرداران قریش کے مظالم جب حد سے بڑھ گئے تو خدا کی منشاء کے مطابق ہمارے پیارے آقا (فداہ نفسی) اور صحابہ رضی اللہ عنہم کو اپنے گھر، مال و متاع چھوڑ کر مدینہ کی طرف ہجرت کرنی پڑی تو وہ جو ہر بات پہ قدرت رکھتا ہے۔ مومنوں کا ولی ہے اس نے ان کو اس معمولی قربانی کے عوض قیصر و کسریٰ کے عظیم محلات اور لعل و جواہر عطا کئے۔

جنگ بدر میں تین سو تیرہ فدایان اسلام نے کفار کی حربی طاقت کو ختم کر دیا تو انتقام کی آگ میں جلتے ہوئے سرداران قریش اپنی تلواروں پر بڑھتے گئے مسلمانوں کی زندگیاں حرام ہو گئیں اور اسلام کو مٹانے کے لئے ہر قسم کے ناجائز حربے اختیار کئے گئے۔ لیکن وہ خدا تعالیٰ کی روشنی کو مدھم نہ کر سکے اور جنگ احد میں سات سو سر فروش جان کی قربانی دینے کے لئے میدان کارزار میں اپنے آقا کے پہلو بہ پہلو موجود تھے اس کے بعد کفار کی طرف سے ہر نیا دن نئے مظالم لے کر آتا ـــ مسلمانوں پر آزمائشوں کے پہاڑ گرتے رہے۔ اندھیروں کی دیواریں حائل کی گئیں۔ مگر خدا کی نصرت آتی رہی روشنی پھیلتی رہی۔ پھر زمین و آسمان نے مشاہدہ کیا کہ حجۃ الوداع کے موقعہ پر ایک لاکھ جانثاران محمد کا جم غفیر تھا۔ یہ تھی ایک حقیقت یہ تھی صداقت کہ خدا تعالیٰ مومنوں کو اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لاتا ہے۔

سرکار دو عالم رحمت للعالمین نے کٹھن ابتلاؤں، کڑی آزمائشوں اور سخت ترین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امتحانوں کو خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے بڑے صبر سے برداشت کیا اور اپنی قوت قدسیہ سے اپنے غلاموں میں بھی یہی روح پیدا کی تو خدا تعالیٰ نے یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا کے انعام سے نوازا۔ اور اپنے نور سے منور کر دیا۔ اللّٰھم صل علیٰ محمد و علیٰ آل محمد۔ یہ وہ عظیم الشان انعام ہے جو گذشتہ انبیاء کو بھی حاصل نہ ہوا اپنے پیارے آقا کے ساتھ صحابہؓ کو بھی کڑی آزمائشوں سے گذرنا پڑا۔ ظلم کی آندھیاں اُن پر چلیں اور انہوں نے بھی اپنے آقا کے نقش قدم پر چلتے ہوئے خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے صبر کا دامن نہ چھوڑا تو سچے خدا نے خوش ہو کر انہیں یہ خوشخبری دی۔ "رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ" یہ وہ انعام ہے کہ کسی بھی گذشتہ نبی کی امت کو نہیں ملا اور ہر مسلمان اُن کے نام کے ساتھ اس انعام کا ذکر کرنا اپنے ایمان کا جزو سمجھتا ہے۔

ہمارا خدا ایک زندہ خدا ہے۔ محبوب خدا۔ فخر انبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم ایک زندہ رسول ہیں۔ آپ کی لائی ہوئی شریعت قرآن ایک زندہ کتاب ہے۔ اس پاک کتاب کی تعلیم اور اس خدا تعالیٰ کے وعدے زندہ اور سچے وعدے ہیں جس طرح وہ پہلے پورے ہوتے رہے اب بھی ہوں گے اور تا قیامت پورے ہوتے رہیں گے (انشاء اللہ تعالیٰ) ہر زمانہ میں یہ حقیقت سامنے آتی رہی ہے۔ ہماری آنکھوں نے بھی اندھیروں کے بعد خدا تعالیٰ کے وعدہ کے مطابق چھن چھن کر روشنی آتی دیکھی ہے ہمارے دل اس کی محبت سے پُر ہو گئے۔ اور زبان حمد کے گیت گانے لگی۔

خلافت ثالثہ کے شروع ہوتے ہی دنیاوی ساز و سامان پر توکل کرنے والے انجمن کا خزانہ سمیٹ کر لے گئے اور جماعت کو ایک کڑی آزمائش میں ڈال کر پھولے نہیں سماتے تھے لیکن خدا تعالیٰ کے مخفی خزانوں کے بھیدی دنیا سے منہ موڑ کر خدا تعالیٰ کی طرف بھاگے تو اس نے ایسی روشنی دکھائی کہ مخالفین کی آنکھیں چندھیا گئیں اور ہمارے خزانے بھر دیئے۔ (اللہ اکبر)

سنہ ۱۹۳۴ء میں ابتلاؤں میں ثابت قدمی اور صبر آزما آزمائشیں ہی تھیں کہ خدا تعالیٰ نے تحریک جدید کے انعام سے نوازا اور مسیح محمدی کے پیارے اور خوبصورت ساز کی تاروں سے ایک نئی قربانی اور اطاعت کی سریلی آواز پیدا ہوئی۔ خدائے واحد کی حکومت دلوں پر قائم رکھنے کے لئے اس آواز کو دبانے والے ناکامیاب نہ ہو سکے تا آنکہ اس آواز نے بحر و بر کو ہلا کر تثلیث کے نعروں کو دبا دیا۔

اسلام کے مجاہد دل اور خاتم النبیینؐ کے جاں نثار خادموں کو صفحہ ہستی سے مٹانے اور ان کی زندگیوں کو چھیننے والے ناکام رہے لیکن خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ خادم قرآن ہاتھوں میں لئے روحانی مردے زندہ کرنے چلے گئے خاتم النبیینؐ کی لائی ہوئی شریعت کو ان موقوف قرار دینے میں روکاوٹیں کھڑی کرنے والے خود ان رکاوٹوں میں پھنس گئے لیکن مسیح محمدی کے مجاہد ہاتھوں میں قرآن لئے کر صحراؤں کی جھلس دینے والی گرمی شمال کی برفانی ہواؤں کی پرواہ نہ کرتے ہوئے شمال کی بلندیوں کی طرف پرواز کرتے گئے افریقہ کے گھنے اور خوفناک جنگلات کی تکلیفوں سے بے نیاز ہو کر بڑھتے گئے اور ایک دنیا کو رحمۃ للعالمینؐ کی غلامی میں لا ڈالا۔ اور وہ جو اسلام کی عداوت کی وجہ سے رات کو حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دے کر سوتے تھے۔ اب انہیں کسی رات نیند آتی جب تک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر درود نہ بھیج لیں۔ اللھم صل علی محمد و آل محمد۔

گذشتہ فسادات کے دوران دنیا محسوس کر رہی تھی کہ ہم ان اندھیروں میں کھو جائیں گے ان کی تاریکی میں ٹھوکریں کھا کھا کر ظلمات کے گڑھوں میں گر جائیں گے اور تکلیفوں اور دکھوں سے دل برداشتہ ہو کر انہیں پیدا کرنے والے سے دور ہو جائیں گے۔ لیکن آنکھ نے کچھ اور ہی طرح پُر نور نظارہ دیکھا۔ باوجود جانی و مالی نقصانات اور دیگر مشکلات کے سولاکھ فرزندان توحید غلامان خاتم النبیینؐ سچے خدا مومنوں کے دل کے حمد کے گیت گانے اور رسول اکرمؐ پر اجتماعی طور پر درود بھیجنے کے لئے کیا مرد اور کیا عورت کیا بچہ۔ بوڑھا اور جوان سردی کے ساتھ بارش کو خدا تعالیٰ کی رحمت سمجھتے ہوئے اپنے آقا ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے گرد جمع تھے۔ وہ پیارا آقا جس کی زبان خدا تعالیٰ کی حمد کرتے نہ تھکتی تھی اور ان کے فضلوں اور رحمتوں اور برکتوں کو مزید کھینچنے کے لئے اپنے غلاموں کی راہبری کر رہا تھا کہ آؤ جلدی چلو مگر وقار کے ساتھ۔ خشک اور خاموش زبانوں سے نہیں بلکہ دعاؤں سے اپنی زبانوں کو تر کرتے ہوئے۔

جلسہ سالانہ کے موقع پر غلامان مسیح محمدی ربوہ میں جمع ہوتے ان میں وہ بھی تھے جو تثلیث کی دیواروں میں مقید تھے مگر اب خدائے واحد کی کھلی اور آزاد زمین پر گھوم رہے ہیں وہ بھی تھے جو دہریت سے منہ موڑ کر

رب العلمین

کی آغوش میں سکون پا رہے ہیں۔ وہ بھی تھے جو اپنے ہاتھوں سے بنائے ہوئے بتوں سے متنفر ہو کر سب جہانوں کے پیدا کرنے والے کے آستانہ پر جھکے ہوئے ہیں اور وہ بھی تھے جو حضرت بلالؓ کی سرزمین کے مظلوم باسی تھے۔ جو وہ پیار کے لفظ سننے کو ترستے تھے لیکن اب نافلہ مسیح موعود علیہ السلام کے بابرکت وجود سے انہیں پیار ملا۔ محبت ملی اور انسانیت کے فخر سے نہال کئے گئے۔ ہمارا روحانی آقا ان کے لئے صرف روحانی بیماریوں کا علاج ہی نہیں بلکہ جسمانی بیماریوں کا بھی علاج کر رہا تھا۔

یہ وہ انعامات اور صداقتیں ہیں جو ہمیں خدا تعالیٰ کے آستانہ پر جھکاتے ہیں اور اس کی مزید نصرت حاصل کرنے کے لئے اور اس کا شکر ادا کرنے کے لئے ہماری سجدہ گاہیں آنسوؤں سے تر ہو جاتی ہیں۔ بڑے سے بڑا ابتلاء اور کڑی سے کڑی آزمائشیں بھی ہمارے اس یقین کو نہیں بدل سکتیں بلکہ ہمارے یقین میں اور تقویت پیدا کرتی ہیں کہ ہمارا خدا ایک زندہ خدا ہے ہمارا رسولؐ ایک زندہ رسول ہے۔ آپ کی لائی ہوئی شریعت قرآن ایک زندہ کتاب ہے اور اس پاک کتاب کا ایک ایک لفظ سچا ہے جس کی سچائی اپنے اپنے وقت پر پوری ہوتی رہتی ہے اور ہوتی رہے گی۔ مگر وہ جو دنیاوی ساز و سامان۔ مہلک ہتھیاروں اور منصوبوں کو دنیا کی اصلاح کا ذریعہ سمجھتے ہیں اور کہتے ہیں۔ لَنْ نُّؤْمِنَ لَکَ حَتّٰی نَرَی اللّٰہَ جَھْرَۃً تو وہ یقیناً عذاب کو دعوت دے رہے ہیں۔ قرآن مجید میں جہاں ایسے لوگوں کے لئے عذاب کی خبر دی گئی ہے وہاں اس سے محفوظ رہنے کا طریق بھی بتایا گیا ہے اور وہ طریق فقط خدائے واحد کی طرف جھکنے کا۔ آسمان کی بھیجی ہوئی تعلیم اور تسلیم کے لانے والے محبوب خدا حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے دامن سے وابستہ ہونے کا ہے۔

اور وہ جو یقین رکھتے ہیں کہ ہمارا خدا رحمٰن بھی ہے رحیم بھی اور مالک یوم الدین بھی۔ جس طرح وہ پہلوں کا ولی تھا۔ رب بھی ہے اور ہمیشہ مومنوں کا ولی رہے گا اور اپنے آپ کو مسیح محمدی کے غلاموں میں شمار کرتے ہیں انہیں اپنے ایمانوں کی تقویت کے لئے۔ ہر آنے والے ابتلاء اور آزمائش کو خدا تعالیٰ کا انعام سمجھتے ہوئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ان ارشادات عالیہ کو ذہن میں رکھنا چاہیئے یقیناً یاد رکھو کہ کوئی عمل خدا تعالیٰ تک نہیں پہنچ سکتا جو تقویٰ سے خالی ہو۔ ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے جس عمل میں یہ جڑ ضائع نہیں ہو گی وہ عمل بھی ضائع نہیں ہو گا۔ ضرور ہے کہ انواع رنج و مصیبت سے تمہارا امتحان بھی ہو جیسا کہ پہلے مومنوں کے امتحان ہوئے سو خبردار رہو ایسا نہ ہو کہ ٹھوکر کھاؤ زمین تمہارا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکتی۔ اگر تمہارا آسمان سے پختہ تعلق ہے۔ جب کبھی تم اپنا نقصان کرو گے تو اپنے ہاتھوں سے نہ دشمن کے ہاتھوں سے۔ اگر تمہاری زمینی عزت ساری جاتی رہے تو خدا تمہیں ایک لازوال عزت آسمان پر دے گا سو تم اس کو مت چھوڑو اور ضرور ہے کہ تم دکھ دئیے جاؤ اور اپنی کئی امیدوں سے بے نصیب کئے جاؤ۔ سو ان صورتوں سے تم دلگیر مت ہو۔ کیونکہ تمہارا خدا تمہیں آزماتا ہے کہ تم اس کی راہ میں ثابت قدم ہو یا نہیں۔ اگر تم چاہتے ہو کہ آسمان پر فرشتے بھی تمہاری تعریف کریں تو تم ماریں کھاؤ اور خوش رہو اور گالیاں سنو اور شکر کرو اور ناکامیاں دیکھو اور پیوند مت توڑو۔ تم خدا کی آخری جماعت ہو سو وہ نیک عمل دکھلاؤ۔ جو اپنے کمال میں انتہائی درجہ پر ہو۔"

گالیاں سن کے دعا دو پا کے دکھ آرام دو
کبر کی عادت جو دیکھو تم دکھاؤ انکسار

اعلان نکاح

میری چھوٹی لڑکی عزیزہ امۃ النصیر سلمہا کا نکاح عزیزم رفیق احمد صاحب ابن مکرم غلام رسول صاحب آف حیدرآباد سندھ سے ہمراہ مبلغ تین ہزار روپیہ حق مہر پر محترم مولوی عبدالباسط صاحب شاہد مربی سلسلہ حیدرآباد نے مسجد احمدیہ لطیف آباد میں مورخہ ۱۷ فروری ۱۹۸۵ء کو پڑھا۔ عزیزہ امۃ النصیر مکرم خان صاحب شیخ نعمت اللہ صاحب مرحوم ریٹائرڈ انسپکٹر کی پوتی ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ تعلق جانبین کے لئے ہر لحاظ سے مفید بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔

(شیخ فیض اللہ اسسٹنٹ [illegible] حیدرآباد سندھ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

(۳)

مسل نمبر ۲۱۹۳۹

مَیں بشریٰ باری زوجہ چوہدری عبدالباری صاحب قوم اعوان پیشہ خانہ داری عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷/۲/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:-

۱- حق مہر بذمہ خاوند مبلغ -/۱۰۰۰ روپے
۲- زیور طلائی وزنی ۱۳ تولہ۔
۳- گھڑی کلائی قیمت اندازاً -/۱۵۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اُس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۲۵ ڈالر ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ:- بشریٰ باری زوجہ عبدالباری صاحب کوارٹر تحریک جدید۔ دارالصدر۔ ربوہ۔
گواہ شد:- ملک سیف الرحمن ولد ملک دوست محمد صاحب والد موصیہ۔ کوارٹرز تحریک جدید محلہ دارالصدر۔ ربوہ۔
گواہ شد:- ہشام قمر ملک ولد ملک سیف الرحمن صاحب کوارٹرز تحریک جدید دارالصدر۔ ربوہ۔

مسل نمبر ۲۱۹۴۰

مَیں محمد مختار احمد ولد میاں عطاء اللہ صاحب قوم کھرل پیشہ تجارت عمر ۳۴ سال پیدائشی احمدی ساکن لائلپور شہر بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۲/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت -/۲۰۰ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد:- محمد مختار احمد کوٹھی B/535 جناح کالونی لائلپور شہر۔
گواہ شد:- شیخ عبدالقدیر ولد شیخ عبدالعزیز صاحب دارالبرکات گلی نمبر ۱۰ دھوبی گھاٹ لائلپور۔ گواہ شد:- جمال الدین ولد صدرالدین صاحب دفتر تشخیص جائیداد موصیاں۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۱۹۴۱

مَیں امۃ العزیز زوجہ محمد مختار احمد صاحب قوم کھوکھر پیشہ ملازمت عمر ۳۵ سال پیدائشی احمدی ساکن لائلپور شہر بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۲/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:-

۱- زیور طلائی ایک تولہ۔
۲- حق مہر بذمہ خاوند -/۷۰۰ روپے

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اُس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۲۷۶ روپے ماہوار آمد بصورت ملازمت ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ:- امۃ العزیز زوجہ محمد مختار احمد صاحب کوٹھی نمبر B/535 جناح کالونی لائلپور شہر۔
گواہ شد:- شیخ عبدالقدیر ولد شیخ عبدالعزیز صاحب لائلپور شہر۔ گواہ شد:- محمد مختار احمد (خاوند موصیہ) لائلپور شہر۔

مسل نمبر ۲۱۹۴۲

مَیں محمد ادریس ولد محمد اسماعیل صاحب قوم جٹ چہل پیشہ طالب علم عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن دارالیمن شرقی ربوہ ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۲/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میری ماہوار آمد اسوقت -/۱۵ روپیہ بصورت جیب خرچ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد:- محمد ادریس ولد محمد اسماعیل صاحب محلہ دارالیمن شرقی مکان نمبر ۲۰/۱۱
گواہ شد:- محمد اسماعیل والد موصی۔
گواہ شد:- لطیف احمد ولد طفیل محمد صاحب دارالیمن شرقی ربوہ۔

مسل نمبر ۲۱۹۴۳

مَیں انور بیگم زوجہ خواجہ عبدالقدیر صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال پیدائشی احمدی ساکن بمبانوالہ ہیڈ ضلع سیالکوٹ۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶/۱/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:-

۱- حق مہر بذمہ خاوند -/۳۰۰ روپے
۲- مشین سلائی پرانی قیمت اندازاً -/۷۵ "

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ:- انور بیگم زوجہ عبدالقدیر صاحب۔ بمقام بمبانوالہ ہیڈ تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ
گواہ شد:- عبدالقدیر خاوند موصیہ۔
گواہ شد:- عبدالرشید ولد عبدالقدیر بٹ بمبانوالہ ہیڈ ضلع سیالکوٹ

مسل نمبر ۲۱۹۴۴

مَیں ملک مبشر احمد ولد ملک گل محمد صاحب قوم اعوان پیشہ ملازمت عمر ۳۵ سال پیدائشی احمدی ساکن دارالنصر غربی ربوہ ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۱/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۵۸۰ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد:- ملک مبشر احمد ولد ملک گل محمد صاحب دارالنصر غربی ربوہ ضلع جھنگ
گواہ شد:- حمید اللہ خادم قائد ضلع میانوالی۔
گواہ شد:- ماسٹر بشیر احمد ولد ڈاکٹر عطاء اللہ صاحب محلہ دارالنصر غربی ربوہ ضلع جھنگ۔

اعلان مطالعہ کتب

ماہ مارچ کے مطالعہ کیلئے کتاب شہادت القرآن مقرر کی گئی ہے۔ تمام قائدین اس کتاب کو حاصل کرکے خدام میں تقسیم کریں اور مطالعہ کرادیں۔ کتاب کی قیمت ۱/۲۵ روپیہ ہے۔ جو دفتر خدام الاحمدیہ سے مل سکتی ہے۔
(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

ضروری تصحیح

الفضل مورخہ ۷ مارچ ۱۹۷۵ء میں جو وصایا شائع ہوئی ہیں ان میں (۱) مسل ۲۱۹۳۶ میں عمر ۶۳ سال کی بجائے ۳۶ سال لکھی گئی ہے جو درست نہیں (۲) مسل ۲۱۹۳۸ گواہ شد ۱ کا نام نہیں چھپا بلکہ صرف وصیت نمبر اور لیبر موصی چھپا ہے۔ گواہ ۱ کا نام محمد صدیق وصیت نمبر ۹۶۵۹ ہے احباب تصحیح فرمالیں۔
(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

پتہ درکار ہے

مکرم سید شریف احمد صاحب ولد سید رسول شاہ صاحب وصیت نمبر ۱۱۴۶۵ ساکن پنڈوری ضلع جہلم کا موجودہ پتہ درکار ہے۔ موصی امریکہ میں بھی کام کرتے رہے ہیں۔ اگر کسی صاحب کو ان کا موجودہ پتہ معلوم ہو یا وہ خود یہ اعلان پڑھیں تو دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں۔ دفتر کو وصیت کے سلسلہ میں اُن سے ضروری خط و کتابت کرنی ہے۔
(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

ضرورت باورچی

ایک باورچی کی جو پاکستانی کھانے پکاسکتا ہو ضرورت ہے۔ مقامی صدر صاحب یا امیر صاحب جماعت احمدیہ کی تصدیق لازمی ہے۔ خط وکتابت کے ذریعہ یا خود مندرجہ ذیل پتہ پر رابطہ قائم کریں:-

خورشید احمد چودھری
۹۰- ایف بلاک اوکاڑہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دین کی خدمت ہم سب کا فرض ہے اور ہمارے لئے عزت اور شرف کا باعث بھی ہے

خدمتِ دین کی ابتداء کے لئے حضرت مصلح موعودؓ کا بیان فرمودہ ایک آسان طریق

دین کی خدمت ہم سب کا فرض بھی ہے اور ہم سب کے لئے عزت اور شرف کا باعث بھی ہے۔ کیا ہم سب اس فرض کی ادائیگی کی طرف پوری پوری توجہ دے رہے ہیں۔ ہم سب کے لئے لازمی ہے کہ ہم اس امر پر غور کرتے رہیں۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کام کی ابتداء کے لئے ایک نہایت آسان طریق بیان فرمایا تھا اور وہ یہ ہے:۔

"جو شخص جس کام کے لئے مقرر ہو اس کے لئے اس سے نصف گھنٹہ روزانہ کام لیا جائے۔ یہ نصف گھنٹہ کم سے کم وقت ہے اور ضرورت پر اس سے بھی زیادہ وقت لیا جا سکتا ہے یا یہ بھی کیا جا سکتا ہے کہ کسی سے روزانہ آدھ گھنٹہ لینے کی بجائے مہینہ میں دو چار دن لے لئے جائیں"!

خدمتِ دین کے فریضہ کی ادائیگی کے لئے یہ نہایت سہل طریق ہے اور اس طریق سے یہ بھی ممکن ہو جاتا ہے کہ آہستہ آہستہ وقت کو بڑھا دیا جائے اور پھر ہر لمحہ خدمتِ دین ہی میں بسر کیا جائے یعنی اس کا ہر کام خدمتِ دین کے زُمرہ میں شمار ہونے لگے۔ دل بایار دست باکار والی بات بھی ایسی ہی ہوتی ہے کہ انسان کام بھی کر رہا ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کو یاد بھی کر رہا ہوتا ہے۔ خدمتِ دین میں بھی مصروف ہوتا ہے اور اسکے دنیوی کام بھی ہوتے چلے جاتے ہیں۔

ہمارا (اراکین انصار اللہ کا) یہ فرض ہے کہ ہم خود بھی اس پر عمل کریں اور اپنے نمونہ سے دوسروں کو بھی اس پر مائل کریں۔ دوسروں کو اس پر مائل کرنے کا ثواب بھی ہمیں انشاء اللہ ملے گا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہمارے اعمال ہمارے بھی کام آئیں اور دوسروں کو بھی نیکی کی طرف متوجہ کریں۔ آمین

(خاکسار نسیم سیفی۔ قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

احباب محتاط رہیں

ایک شخص جو اپنے مختلف نام مثلاً حسن محمود۔ خالد محمود یا حسن محمود یوسف وغیرہ ظاہر کرتا ہے ناظر امور عامہ یا پرائیویٹ سیکرٹری کی جعلی مُہریں لگا کر اور جعلی دستخط کر کے رقوم بٹورتا پھرتا ہے۔ حُلیہ درج ذیل ہے:۔

رنگ گندمی۔ دُبلا پتلا جسم۔ ہاتھ اور سینے پر جلے ہوئے کا نشان۔

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے۔

محترمہ ہاجرہ بیگم صاحبہ وفات پا گئیں

—— انا للہ وانا الیہ راجعون ——

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ محترمہ ہاجرہ بیگم صاحبہ زوجہ منشی محمد جان صاحب مرحوم (والدہ محترم چوہدری احمد جان صاحب امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی) ۱۹ تبلیغ ۱۳۵۴ ہش (مطابق ۱۹ فروری ۱۹۷۵ء) کو لاہور میں وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ کا جنازہ محترم چوہدری احمد جان صاحب اپنے بھائیوں مکرم چوہدری محمد احمد صاحب اور مکرم چوہدری عبدالکریم صاحب کے ہمراہ ربوہ لائے۔ ۲۰ فروری ۱۹۷۵ء کو بعد نماز فجر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایت پر مکرم مولوی قمر الدین صاحب فاضل نے نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔

احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور جنت میں اعلیٰ مقام سے نوازے۔ آمین

تقریب رخصتانہ

ربوہ —— ۱۵ فروری ۱۹۷۵ء بروز ہفتہ تین بجے سہ پہر عزیزہ فاخرہ خانم سلمہا بنت مکرم شیخ نور الحق صاحب کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ ان کا نکاح سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۹۷۲ء میں عزیز خورشید قادر سلمہ ابن مکرم محمد سعید خان صاحب راولپنڈی کے ساتھ پڑھا تھا۔ عزیزہ فاخرہ خانم محترم شیخ نور احمد صاحب مرحوم کی پوتی اور عزیز خورشید قادر محترم ڈاکٹر فیض قادر صاحب آف فیض اللہ چک کے پوتے ہیں۔

تقریب رخصتانہ میں ازراہِ شفقت حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا حرم سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے بھی شرکت فرمائی نیز حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی، حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا اور حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ مدظلہا اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض دیگر خواتینِ مبارکہ نے بھی شرکت فرما کر عزیزہ فاخرہ خانم سلمہا کو اپنی دلی دعاؤں سے رخصت فرمایا۔

تقریب رخصتانہ کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو مکرم چوہدری عبدالعزیز صاحب کارکن دفتر امور عامہ نے کی۔ بعدہٗ مکرم مبارک احمد صاحب متعلم جامعہ احمدیہ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعائیہ نظم "محمود کی آمین" کے منتخب اشعار خوش الحانی سے پڑھے۔ آخر میں محترم جناب صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید نے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کرائی جس میں جملہ حاضرین شریک ہوئے۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے دینی و دنیوی لحاظ سے خیر و برکت کا موجب اور مثمر ثمراتِ حسنہ بنائے۔ آمین

درخواستِ دعا

میری بیٹی عزیزہ یاسمین کا آپریشن ۱۱ مارچ کو ہو رہا ہے۔ بزرگانِ سلسلہ اور سب بہنوں بھائیوں سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ یاسمین کو کامل صحت عطا فرمائے اور ہر قسم کی پریشانیوں سے محفوظ رکھے اور ہمیشہ اپنے فضلوں کے سائے میں مسرت و اطمینان کے حالات میسر فرمائے۔ آمین (آمنہ بی شاہ۔ آف امریکہ)

(۲) میری بچیاں آجکل بعارضہ خسرہ بیمار ہیں۔ احبابِ جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا کریں

جہ کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے بچیوں کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

(تنویر شاہ۔ فضل عمر ہسپتال۔ ربوہ)

ضرورت سیلز مین

مجھے اپنی دکان مومن کلاتھ ہاؤس کے لئے ایک محنتی اور دیانتدار سیلز مین کی ضرورت ہے۔ تجربہ کار کو ترجیح دی جائے گی۔ اپنی درخواست صدر یا پریذیڈنٹ حلقہ کی تصدیق کے ساتھ ہمراہ لا کر ۱۵ تاریخ تک خود ملیں۔

خواجہ عبدالمومن
مومن کلاتھ ہاؤس
گولبازار ربوہ۔ فون ۵۱۷

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

ہر قسم کے ریشمی و سُوتی کپڑے مثلاً فلیٹ کریپ، وُل شفون، اسویٹ کریپ پرنٹ، جاپانی پرنٹ، ابھتریں کے ٹی کوسٹل کریپ اور دیگر اقسام کے بہترین ملبوسات کا بہترین مرکز

مومن کلاتھ ہاؤس گولبازار ربوہ۔ فون نمبر ۵۱۷